Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۷ جمادی الاول ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۶ ہجرت ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۶ مئی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۰۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ ہجرت ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ضعف اور معدہ میں سوزش کی تکلیف ابھی ہے۔

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۱۶ ہجرت ۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

حالت بدستور تشویشناک ہے۔ بیہوشی مسلسل چل رہی ہے اور بیڈ سورز بہت بڑھ گئے ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجّہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شریعت کا انحصار تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر ہے

مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے

"دولتمند اور متموّل لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ متّقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیّت نہیں ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے مقصود اِس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم ہو۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے۔

ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روپیہ کی ضرورت بتلائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کُل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے آپؐ نے پُوچھا ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب میں کہا اللہ اور رسُولؐ کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف لے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عمر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب دیا کہ نصف۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے فعلوں میں جو فرق ہے وہی ان کے مراتب میں فرق ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۵)

عاجزانہ درخواستِ دعا

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منوّر احمد صاحب ربوہ)

عزیزم مبشر احمد سلمہٗ کا اپریشن ڈاکٹر کی رائے میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ یہ اپریشن چار گھنٹے تک جاری رہا۔ کل صبح بتاریخ ۱۴/۵/۷۷ جو ٹیلیفون انگلستان سے آیا ہے اس میں خاکسار کی بہو عزیزہ امۃ الرقیب نے بتایا ہے کہ عزیزم مبشر احمد ہوش میں ہیں مگر ڈاکٹر نے دو دن مکمل لٹائے رکھا اور تیسرے دن تھوڑی دیر کے لئے بٹھایا۔ اپریشن کے دوران جو نلکی گلے میں ڈالی گئی تھی اس کی خراش کی وجہ سے غذا لینے سے تکلیف ہوتی ہے۔ کمزوری کافی ہو گئی ہے لہٰذا خاکسار تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں خاص طور پر درخواست کرتا ہے کہ عزیزم مبشر احمد کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بدستور دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے اور کوئی سُقم باقی نہ رہے اور اصل بیماری جس کی وجہ سے اپریشن کیا گیا ہے اُس کو کامل طور پر دُور فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار

۱۵/۵/۷۷ — آپ کا بھائی مرزا منور احمد

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶ ہجرت ۱۳۵۶ ہش
۱۶ مئی ۱۹۷۷ء

حیاتِ طیّبہ کا وارث قرار پانے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے جہاں اور بہت سے وعدے کئے ہیں ان میں سے ایک عظیم الشان وعدہ یہ ہے کہ وہ انہیں حیاتِ طیبہ یعنی پاکیزہ زندگی عطا کرے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝" (النحل آیت ۹۸)

ترجمہ: جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں مناسب حال عمل کرے گا مرد ہو یا عورت ہم اس کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم اُن (تمام لوگوں) کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان (کے تمام اعمالِ صالحہ) کا بدلہ دیں گے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہر مرد اور ہر عورت کو اس امر کی یقین دہانی کرائی ہے کہ ان میں سے جو بھی ایمان لانے کے بعد اعمالِ صالحہ بجا لائے گا اسے پاکیزہ زندگی عطا کی جائے گی۔ جہاں تک پاکیزہ زندگی کا تعلق ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں میں قطعاً کوئی تفریق روا نہیں رکھی۔ عورتیں اور مرد سب ایمان لا کر اور اس کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لا کر اپنے آپ کو اس قابل بنا سکتے ہیں کہ جنابِ الٰہی سے انہیں پاکیزہ زندگی عطا کی جائے۔

خواہ مرد ہو یا عورت جو بھی ایمان لاتا اور اس کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لاتا ہے۔ اسے پاکیزہ زندگی ضرور عطا کی جاتی ہے لیکن نہ ایمان سے مراد محض زبانی ایمان لانا ہے اور نہ اعمالِ صالحہ سے مراد محض نماز روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ عبادات ہیں۔ اگر ایمان سے مراد محض زبانی ایمان ہوتا تو خدا تعالیٰ ایمان لانے والے بعض عرب دیہاتیوں کے بارہ میں یہ نہ فرماتا:۔

"قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝" (الحجرات آیت ۱۵)

ترجمہ: اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقتاً ایمان نہیں لائے لیکن تم (کہو تو) یہ کہو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرماں برداری قبول کر لی ہے کیونکہ (اے اعراب) ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اے مومنو! اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی سچی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل بھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محض زبانی ایمان کو سرے سے ایمان تسلیم ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ ایمان کا فی الحقیقت دل میں داخل ہونا ضروری ہے اور ایمان کا دل میں داخل ہونا اسی وقت متحقق ہوتا ہے جب ایمان لانے والا اللہ اور رسولؐ کی اطاعت میں محو ہو کر وہ تمام نیک اعمال دلی ذوق و شوق کے ساتھ بجا لاتا ہے جن کے بجا لانے کا اللہ اور رسولؐ یا رسولؐ کے نائبین موقع اور محل کی مناسبت سے حکم دیتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ زبانی اقرار کا نام ایمان نہیں ہے بلکہ ایمان اس ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی دلی کیفیت کا نام ہے جس کے زیر اثر انسان اللہ اور رسولؐ کی سچی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھ کر اعمالِ صالحہ بجا لائے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ ایسا ایمان، ایمان ہی نہیں ہے جس کے نتیجہ میں دلی ذوق و شوق اور بشاشت کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق نہ ملے۔ اسی لئے اگلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝" (الحجرات آیت ۱۶)

ترجمہ: مومن تو وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے (مومن) ہیں۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ حقیقی مومن نہ صرف یہ کہ زبان سے اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ وہ نماز روزہ زکوٰۃ اور حج وغیرہ فرض عبادات بجا لاتے ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر یہ کہ اپنے مالوں اور جانوں کو اللہ کے راستہ میں وقف کر ڈالتے ہیں اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرتے۔

پھر اس آیت سے یہ امر بھی بالبداہت ثابت ہے کہ اعمالِ صالحہ میں صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ عبادات ہی شامل نہیں ہیں بلکہ ان سے مراد یہ ہے کہ ایک مومن صرف یہ عبادات بجا لانے پر ہی اکتفا نہ کرے اور اس زعم میں مبتلا نہ ہو کہ یہ عبادات بجا لا کر اس نے اعمالِ صالحہ بجا لانے کا حق ادا کر دیا بلکہ ان کا حق تو اس وقت ادا ہو گا جب انسان اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں وقف کر دے۔ وہ خود اور اس کا جو کچھ ہے وہ اس کا نہ رہے بلکہ سب کا سب اللہ کے لئے ہو جائے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور آیت میں فرمایا:۔

"بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝" (البقرہ: آیت ۱۱۳)

ترجمہ: یہ کس غلط فہمی میں مبتلا ہیں! جو بھی اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے (یعنی کلیتہً خدا کی راہ میں وقف ہو جائے) اور (پھر) وہ (بڑھ چڑھ کر) نیکیاں بجا لائے تو اس کے رب کے ہاں اس کے لئے بدلہ (مقرر) ہے اور ان (یعنی ایسے لوگوں) کو نہ کوئی خوف ہو گا نہ غم۔

ان آیات پر یکجائی نظر ڈالنے سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ صرف زبانی طور پر ایمان لانے اور رسمی طور پر مقررہ عبادات بجا لانے سے کوئی شخص حیاتِ طیبہ کا وارث نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ حیاتِ طیبہ کا وارث صرف ان عورتوں اور مردوں کو بناتا ہے جو دل کی گہرائیوں سے بصیرت کے رنگ میں ایمان لاتے ہیں اور پھر خدا اور رسولؐ کی اطاعت میں محو ہو کر اپنے پورے وجود کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں۔ اُن کا اپنا کچھ باقی نہیں رہتا بلکہ سب کچھ خدا ہی کا ہو جاتا ہے۔ وہ خدا کی راہ میں اپنے پر ایک موت وارد کرتے ہیں جس کے بعد خدا تعالیٰ انہیں ایک نئی زندگی عطا کرتا ہے۔ وہ نئی زندگی ہی حیاتِ طیبہ کے نام سے موسوم ہوتی ہے اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ حیاتِ طیبہ کب اور کس طرح نصیب ہوتی ہے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ان کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا۔ اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ حیاتِ طیّبہ کا وارث ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس للّٰہی وقف کی طرف ایماء کر کے فرماتا ہے۔ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اس جگہ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کے معنی یہی ہیں کہ ایک نیستی اور تذلّل کا لباس پہن کر آستانۂ الوہیت پر گرے اور اپنی جان، مال، آبرو، غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کے لئے وقف کرے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔"

(الحکم ۱۶ اگست ۱۹۰۰ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرو کچھ فکرِ ملکِ جاودانی - یہ ملک و مال جھوٹی کہانی ہے (مسیح موعودؑ)

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک وی (7) ڈیرہ غازی خان)

اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کے بندوں پر بہت احسان ہیں۔ انہیں شمار بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (ابراہیم: ۳۵) جس چیز کی انسان کو ضرورت تھی مہیا کر دی ہے اور روزمرہ کے لئے اُسے جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے اُسے مل جاتی ہیں اور اگر انسان ان احسانات کی موجودگی میں اُسے پہچانتا نہیں اور اُس کا شکرگزار نہیں ہوتا تو یہ اس کی بدقسمتی ہے۔ عام طور پر انسان کو جو چیزیں حاصل ہیں وہ انہیں اپنی ذاتی قابلیت یا ذاتی خوبیوں کے طفیل سمجھتا ہے۔ اس سے اُوپر اس کی نظر نہیں جاتی حالانکہ جن قویٰ اور استعدادوں سے وہ چیزیں حاصل ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں اُسے خود بخود تو حاصل نہیں ہو گئیں۔ اگر اس بات کو وہ سمجھ جائے تو اس کا بیڑا پار ہو جائے لیکن کم عقل انسان اس بات کو سمجھ نہیں سکا۔ زمین کا ذرّہ ذرّہ اور درختوں کا پتّہ پتّہ اس کی نشاندہی کر رہا ہے۔ ہر طرف اس کی صفات کے جلوے ہیں لیکن بے بصیرت انسان کو یہ نظر نہیں آتے۔ یہ اس کی نظر کا قصور ہے ورنہ وہ ذات تو ہر جگہ جلوہ افروز ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

عیاں ہو کر بھی وہ پردہ نشیں ہے
ادا اس کی یہ کتنی دلنشیں ہے
قصور اپنی نظر کا ہے۔ وگرنہ
کہاں وہ یار جلوہ گر نہیں ہے
چھپا پھرتا ہے تُو جس سے وہ ہستی
تری شہ رگ سے بھی اقرب تریں ہے

غرض بس یہ وہ انسان کا اصل محسن تو ربِّ کریم ہے اور وہی ہر وقت اس کی کفالت کر رہا ہے اور جو کچھ وہ مانگتا ہے دیتا چلا جاتا ہے۔ اس کی عطا میں کمی نہیں آتی۔ اس کے نتیجہ میں وہ یہ چاہتا ہے اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ کہ جس طرح تجھ پر میرے احسانات ہیں تُو بھی میرے بندوں کے ساتھ احسان کا سلوک کر۔ کیونکہ یہ اس کی مصلحت ہے کہ بعض کو بعض پر فضیلت دی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال و دولت یا علم و حکمت سے نوازا ہے تو اس سے یہ نہ سمجھ لے کہ یہ سب کچھ تیرے نفس کے لئے ہے اور تیری ذات ہی اس سے فائدہ اٹھائے بلکہ تو اس میں خدا کی دیگر مخلوق کو بھی شریک کر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر جو انعام کیا ہے وہ محض تیری کسی فضیلت یا ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ محض اس کی عطا ہے۔ جن قوتوں اور استعدادوں سے تُو نے یہ چیزیں حاصل کی ہیں وہ بھی تو اللہ تعالیٰ نے دی ہوئی ہیں۔ پس اس عطا اور بخشش سے وہ صرف یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا میرا بندہ جس پر میں نے احسان کیا ہے میرے دوسرے ضرورت مند بندوں کا خیال بھی رکھتا ہے یا نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء کے طور پر اور ایک اصطفاء کے طور پر۔ رزق ابتلاء کے طور پر تو وہ رزق ہے جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی واسطہ نہیں رہتا بلکہ یہ رزق انسان کو دُور کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ (منافقون: ۱۰) تمہارے مال تمہیں ہلاک نہ کر دیں۔ اور رزق اصطفاء کے طور پر وہ ہوتا ہے جو خدا کے لئے ہو۔ اور ایسے لوگوں کا متولّی خدا ہو جاتا ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ اس کو خدا کا ہی سمجھتے ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتے ہیں۔

پس انسان کو اپنے مال و دولت، علم و حکمت یا جاہ و منصب پر ناز نہ کرنا چاہیئے اور نہ اسے اپنی خاص فضیلت قرار دینا چاہیئے بلکہ اُسے اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھ کر دوسرے بندگانِ خدا کو بھی اس سے فائدہ پہنچانا چاہیئے کہ یہ اس کا اصل شکریہ اور مصرف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی نشانی یہی قرار دی ہے کہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (البقرہ: ۴) کہ جو کچھ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے اس میں سے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں بلکہ فرمایا کہ مومن تو ترقی کر کے ایثار پیشہ بن جاتا ہے۔ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ خدا تعالیٰ بندہ کو اس مقام پر لے جانا چاہتا ہے کہ وہ صفاتِ الٰہی کا مظہر بن جائے اور جو کچھ اسے ملے وہ اسی کی راہ میں خرچ کر دے۔ ایسے بندوں سے خدا کا سلوک بھی امتیازی ہوتا ہے جسے عام لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ اس کی مثال یوں سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اگر کسی بچّہ کو جو فطرۃً سخی اور کریم ہو ماں باپ کی طرف سے کوئی نعمت ملے اور وہ خود استعمال کرنے کی بجائے اپنے بہن بھائیوں اور غریبوں میں تقسیم کر دے تو وہ مزید کا حقدار بنتا ہے۔ ماں کی ممتا اسے محروم نہیں دیکھ سکتی۔ اسے سب سے زیادہ ملے گا اور اس پر رحمت کی نظریں اور شفقت کے جذبات مزید ہوں گے۔ یہی حال اللہ تعالیٰ اور اس کے کریم بندہ کا ہے۔ جو نعمت اسے اللہ تعالیٰ سے ملے اور وہ اسے دوسرے حاجت مند اور پریشان حال بندوں میں تقسیم کر دے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی اُسے تہی دامن نہیں دیکھ سکتی۔ وہ اُسے بار بار دیتا ہے اور یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفقت کی نظریں مزید ہوتی ہیں۔ ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اَن گنت مال و دولت آئی مگر اسے خدا کی راہ میں خرچ کر ڈالا اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھا۔ ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اِس وادی میں کتنا مال جمع ہے، کاش یہ میرا ہوتا۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے ضرورت ہے؟ کہا ہاں یا رسولؐ اللہ۔ آپؐ نے فرمایا۔ اچھا لے جا۔ پھر وہ کہتا پھرتا تھا کہ لوگو! دیکھو محمدؐ رسول اللہ اتنا دیتے ہیں کہ انہیں اپنی مفلسی کا بھی ڈر نہیں۔ غرض جو مال آیا خدا کی راہ میں خرچ کر دیا۔

ایک دفعہ آپ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ ایک خادمہ کی نسبت درخواست لے کر حاضر ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا۔ فاطمہ! اتنی گنجائش کہاں ہے۔ میں تو ابھی اصحاب الصفہ کے انتظام سے بھی فارغ نہیں ہوا۔ آپ کی درخواست کیسے قبول کر سکتا ہوں۔ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اُحد کے برابر بھی سونا میرے پاس آ جائے تو دو دن میں اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں۔

یہ تھا اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہؓ کا طرزِ عمل بھی یہی تھا۔ حضورؐ کے فیض صحبت سے ان پر بھی یہی رنگ غالب تھا۔ وہ مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹا کر خوش ہوتے تھے اور اپنے لئے صرف قوت لایموت ہی کو کافی سمجھتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چند بزرگ صحابہؓ نے آپ کے متعلق خیال کیا کہ آپ کا وظیفہ جو بیت المال سے ادا کیا جاتا ہے بہت تھوڑا ہے۔ زندگی بڑی تنگی سے بسر ہو رہی ہے۔ انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ امیرالمومنین کو یہ مشورہ کون دے۔ کافی سوچ بچار کے بعد سب کی نگاہ امّ المومنین حضرت حفصہؓ پر پڑی۔ حضرت حفصہؓ یہ تجویز لے کر بارگاہِ خلافت میں حاضر ہوئیں اور انتہائی مناسب الفاظ میں صحابہؓ کی تجویز پیش کی۔ تجویز سن کر حضرت عمرؓ کے چہرہ پر غصہ کے آثار نمودار ہوئے اور فرمایا کہ اگر ان صحابہ کے ناموں کا علم ہو جاتا جنہوں نے یہ مشورہ دیا ہے تو میں ان کو قرار واقعی سزا دیتا اور کہا حفصہ! میں تو اس بارہ میں سرورِ دو عالمؐ کے اُسوہ کو ملحوظ رکھوں گا۔

ذرا غور کیجئے کہ حضورؐ کا اُسوہ اور صحابہؓ کا طریق ہمیں کیا سکھاتا ہے۔ اور یہ صحیح ہے کہ جب تک لوگوں میں نفس پرستی اور دنیا طلبی موجود ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیوض اور برکات نازل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ انسانی نفس خدا اور بندہ کے درمیان ایک حجاب ہے۔ اہل اللہ کا طریق یہی رہا ہے کہ وہ دنیا سے بے رغبت رہے ہیں، بلکہ جو کچھ ان کے پاس آیا خدا کی راہ میں خرچ کر دیا۔

پس انسان کو جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے اُسے مالک کی عطا سمجھ کر اس میں اس کی بے کس اور محتاج مخلوق کو بھی شریک کرے۔ یہی اصل دین ہے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ حضرت جابرؓ گوشت کا بڑا ٹکڑا اُٹھائے جا رہے ہیں۔ دریافت کیا۔ کیا ہے؟ کہا۔ امیرالمومنین!

ہر ماہ باقاعدہ رپورٹ کارگزاری مرکز کو بھجوانا قائدین خدّام الاحمدیّہ کی اہم ذمّہ داری ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیّہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوشت کھانے کو جی چاہتا تھا ایک درم کا گوشت خریدا ہے۔ فرمایا کہ اے جابر! کیا اپنے پڑوسی اور عزیزوں کو چھوڑ کر صرف اپنے پیٹ کی فکر چاہتے ہو؟ کیا یہ آیت بھول گئے ہو؟ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ (احقاف : ۲۱) کہ تم اپنی تمام نعمتیں تو دنیا میں تمام کر چکے ہو اب یہاں کیا لینے آئے ہو۔

پس مومن کا مال تو دین کے لئے ہوتا ہے۔ اور جس کے مال میں خدا اور رسولؐ کا حصہ نہ ہو وہ ناپاک ہوتا ہے اور وہی اس کو عذاب کا مستحق بنا دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خوش قسمت وہ انسان نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس کے ذریعہ سے ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جسے دین کی دولت ملے اور وہ خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کے غضب اور غصہ سے بچ جائے۔"

پس مومن کو مال کی طلب نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کا مقصد تو وصال الٰہی ہے وصال دنیا نہیں۔ اور جو کچھ اسے اللہ تعالیٰ سے مل جائے اُسی پر قانع رہ کر خدمت دین کرتا رہے کیونکہ اُسے دنیا کی بجائے آخرت کی زیادہ فکر رہتی ہے اور یہی وہ بات ہے جسے اسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

کرو کچھ فکر ملک جاودانی
یہ ملک و مال جھوٹی ہے کہانی
بسر کرتے ہو غفلت میں جوانی
مگر دل میں یہی تم نے ہے ٹھانی
خدا کی ایک بھی تم نے نہ مانی
ذرا سوچو یہی ہے زندگانی
خدا نے اپنی راہ مجھ کو بتادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

آج کل سب سے زیادہ دین کیلئے قربانی کی ضرورت ہے۔ اس وقت سب سے زیادہ مفلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے۔ اگر آخرت کی فکر ہے تو اپنے اموال سے دین کا حصہ نکالو تاکہ بھٹکی ہوئی مخلوق کو ہدایت کا راستہ ملے اور آپ کی عاقبت بھی سنور جائے۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔!

اعلان دارالقضاء

مکرم شیخ توقیر اسلم صاحب ۲۱ ریلوے ٹیرس آسٹریلیا بلڈنگ ریلوے روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ محمد اسلم صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ $\frac{19}{2}$ واقع محلہ دارالصدر مشترکہ طور پر وسیمہ بیگم صاحبہ، شیخ محمد محسن صاحب اور والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔
(۱) بیوہ مرحوم (۲) شیخ عزیز الرحمٰن صاحب (۳) شیخ رفیق احمد صاحب (۴) شیخ تنویر احمد صاحب اشرف (۵) شیخ توصیف اسلم صاحب پسران مرحوم (۶) رشیدہ قدیر صاحبہ، (۷) نسرین سیف صاحبہ (۸) فوزیہ اسلم صاحبہ (۹) عز الہ اسلم صاحبہ (۱۰) تنزیلہ اسلم صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین رقبہ ایک کنال ہم تمام وارثان مرحوم کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

ناظمین اور منتظمین اطفال متوجہ ہوں

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۲۷-۲۹ مئی کو منعقد ہو رہے ہیں۔ جن مجالس نے ابھی تک پرچوں کی تعداد کے بارہ میں مطالبات نہیں بھجوائے فوری طور پر اپنے مطالبات بھجوائیں تاکہ پرچہ جات بھجوائے جاسکیں۔

سیکرٹری تعلیم
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ایمان کی کم سے کم علامت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"میں مستقل طور پر دعوت دیتا ہوں کہ جس طرح ہر احمدی اپنے اوپر چندہ دینا لازم کرتا ہے اُسی طرح اپنے لئے لازم کرے کہ وہ کسی نہ کسی کو دین کیلئے وقف کرے گا۔ ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہیئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے اور جو یہ بھی نہیں کرتا وہ گو شرم و حیا کی وجہ سے منہ سے تو نہیں کہتا مگر عملی طور پر یہی کہتا ہے کہ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ۔ اے موسیٰ! تو اور تیرا رب جاؤ اور دونوں جا کر دشمن سے جنگ کرو ہم تو اسی جگہ بیٹھے رہیں گے۔ اگرچہ وہ منہ سے یہ الفاظ نہ کہے مگر اپنے عمل سے یہی کہتا ہے اور جس کے دل میں یہ بات ہو وہ بھی مومن نہیں ہو سکتا۔" (الفضل جلد ۲۹ نمبر ۱۳، ۱۰ رجنوری ۱۹۴۵ء)

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

مطالعہ کتب

ماہ ہجرت / مئی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام خدام سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

۲۳ راپریل ۱۹۷۷ء کو میری نواسی عزیزہ فرزانہ شاہین سلمہا اللہ تعالیٰ بنت عزیزم مکرم محمد افضل صاحب نسیم ماسٹر وارنٹ آفیسر کراچی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح اسی دن محترم راجہ ناصر احمد صاحب کے مکان واقع دارالرحمت غربی ربوہ پر عزیزم نعیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابن عزیزم مکرم چوہدری غلام احمد صاحب سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی نے پڑھا اور آپ نے ہی رشتہ کے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ عزیز نعیم احمد بھی میرا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین ؎

(والدہ مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے (انچارج مبلغ نائیجیریا) دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب کھوکھر چک ۱۶۶ مراد اچانک خون کی اُلٹی آنے کی وجہ سے شدید بیمار ہو گئے ہیں۔ علاج معالجہ جاری ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل عاجل صحت عطا فرمائے۔ (چوہدری احمد خان چک ۱۶۶ مراد)

۲۔ خاکسار کے بھائی جان محترم عبدالحلیم ظفر صاحب جرمنی میں بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل اور رحم سے کامل شفا یابی عطا فرمائے اور پردیس میں خود ہی اُن کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین ثم آمین۔

(عبدالوحید طاہر دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ)

۳۔ میری بیٹی شمع جو جہلم میں ہے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئی ہے اسکے کندھے اور ہنسلی کی ہڈی کو سخت چوٹ آئی ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ وہ میری بچی کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(صوبیدار (ریٹائرڈ) عبدالرزاق خان درد ایرو پاک کارپوریشن سٹار گیٹ کراچی ۱۱)

۴۔ میرا چھوٹا لڑکا بیمار ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(چوہدری محمد شفیع محلہ اسلام نگر لائل پور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۱۱۱

میں نور بیگم بیوہ محمد الطاف فاروقی صاحب قوم قریشی فاروقی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن بھڈے کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۱/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ ۳۲/۵۰ روپیہ (۲) نقد مبلغ ۳۶۲/۵۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نور بیگم بیوہ محمد الطاف صاحب فاروقی بھڈے کلاں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: سید منیر احمد باہری ولد مبارک علی شاہ صاحب دار الرحمت ربوہ۔ گواہ شد: محمد اسلم فاروقی ولد محمد صادق صاحب فاروقی دار الصدر جنوبی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۱۲

میں ساجدہ اسماعیل بنت میاں محمد اسماعیل صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۷/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی ۴ ماشے ۵ رتی مالیتی ۲۰۹/۵۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ساجدہ اسماعیل ۲/۱۸ دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد: بدر الزمان زاہد وصیت نمبر ۲۱۳۳۵ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹھہ۔ گواہ شد: محمد اکرم خان سیکرٹری مال دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۱۳

میں ماجدہ اسماعیل بنت میاں محمد اسماعیل صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی وزنی ۳ ماشے ۵ رتی مالیتی ۲۰۵/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ماجدہ اسماعیل ۲/۱۸ دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد: بدر الزمان زاہد وصیت نمبر ۲۱۳۳۵ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹھہ۔ گواہ شد: محمد اکرم خان سیکرٹری مال دار الصدر شرقی۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۳۱۱۴

میں راشدہ اسماعیل بنت میاں محمد اسماعیل صاحب قوم ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد جو اس وقت ۵/- روپے بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: راشدہ اسماعیل ۲/۱۸ محلہ دار الصدر شرقی۔ گواہ شد: بدر الزمان زاہد موصی قائد خدام الاحمدیہ کوٹھہ۔ گواہ شد: محمد اکرم خان سیکرٹری مال دار الصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۳۱۱۵

میں سید بشارت احمد بلال ولد سید عبد الرفیق شاہ صاحب قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد جو اس وقت ۲۵/- روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سید بشارت احمد بلال ولد سید عبد الرفیق شاہ جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد: مظفر احمد ولد ذوالفقار علی صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد: ریاض محمود باجوہ جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۳۱۱۶

میں بشارت احمد نیر ولد محمد اسحاق صاحب قوم چوہان پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد جو اس وقت مبلغ ۱۵/- روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: بشارت احمد نیر ولد محمد اسحاق جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد: مظفر احمد ولد ذوالفقار علی صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد: ریاض محمود باجوہ۔ جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۳۱۱۷

میں مسرت رعنا زوجہ سجاد احمد صاحب خالد مربی سلسلہ احمدیہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی وزنی ۵ تولے مالیتی ۳۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مسرت رعنا زوجہ سجاد احمد صاحب خالد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ معرفت پبلک جنرل سٹور۔ گواہ شد سجاد احمد خالد وصیت ۱۹۵۰۳ ربوہ۔ گواہ شد: سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ

گمشدہ نقدی

۷ اپریل ۱۹۷۷ء کو مسجد دار الرحمت غربی کے مغرب کی جانب واقع گراؤنڈ میں ساڑھے گیارہ کے قریب جبکہ وہاں کرکٹ کھیلا جارہا تھا۔ مبلغ ۲۲۰/- روپے جو نوٹوں کی شکل میں تھے گر گئے ہیں۔ جس دوست کو یہ رقم ملی ہو خاکسار کو پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اشفاق احمد۔ اشفاق سائیکل ورکس عمر مارکیٹ۔ رحمت بازار۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا عزیزم خالد منصور جو کراچی میں زیر تعلیم ہے ان دنوں وہاں بیمار ہے اور اداس بھی ہے جس کی وجہ سے تعلیم میں حرج واقع ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین!

میاں خان پینٹر۔ احمد نگر متصل ربوہ

(۲) میرے تین بچے رفیع احمد، سلیم اقبال اور نعیم احمد آج کل گوبیکی ضلع گجرات میں بعارضہ خسرہ بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خورشید بخاری۔ دار الرحمت وسطی ربوہ

۵

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے!
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ ۔ فون ۶۰۹ / ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰؑ کو مصلوب کرنے کا مقصد اُن کی جان لینا نہیں تھا

صلیب سے اتارنے کے بعد انکے زخموں کو مندمل کرنے کیلئے ایک مرہم لگائی گئی تھی

امریکہ کے خلائی تحقیق کے ماہرین کی شہادت

روزنامہ مُساوات لاہور (۱۴ رمئی ۱۹۷۷ء) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کفن پر امریکہ کے خلائی تحقیق کے ماہرین کی تازہ شہادت پر مشتمل ایک خبر شائع ہوئی ہے جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ اِس سے واضح ہوجاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر سے زندہ اتارا گیا اور پھر ان کے زخموں کو مندمل کرنے کے لئے ایک مرہم بھی لگائی گئی تھی۔

"روم ۱۳ رمئی (انسا) امریکہ کے خلائی تحقیق کے ماہرین نے یہ نئی شہادت دی ہے کہ شمالی مغربی اٹلی کے شہر ملبورن کے گرجا گھر میں جو مقدس عبا محفوظ ہے اس میں حضرت عیسیٰؑ کو ہی لپیٹ کر رکھا گیا تھا۔ ویٹیکن کے ایک سرکردہ ماہر مسگر گیمولیو ریسی نے حال ہی میں انکشاف کیا ہے کہ خلائی دور کی ٹیکنالوجی اور اور امریکہ کے قومی خلائی ادارے ناسا نے حضرت عیسیٰؑ کو پہنچنے والے ان زخموں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی ہیں جو انہیں سہ طرفہ تشدد کے دوران پہنچائے گئے۔ یہ تشدد ان پر گناہوں کے کفارہ کے لئے صلیب پر لٹکا کر کانٹے دار آنکس سے کیا گیا۔ مگر گیولیو کے مطابق خلائی ادارے کے ماہرین کی تحقیق سے بعض مخفی پہلوؤں کی وضاحت میں مدد ملی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھانے والے گناہوں کے کفارہ کے لئے حضرت عیسیٰؑ کو ہلاک کرنا نہیں چاہتے تھے اور یہ اس دور کا رواج بھی نہیں تھا۔ یہ حقیقت اس مقدس عبا سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے جسم کو غیر ضروری حصوں پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا دل کے قریب کوئی زخم نہیں پہنچایا گیا تمام زخم کندھوں اور چھاتی کی ہڈیوں پر لگائے گئے۔ کپڑے پر زخموں سے رسنے والے خون کے رنگ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے جسم پر زخموں کو مندمل کرنے کے فطری عمل کے مطابق اس زمانے کی مرہم بھی لگائی گئی تھی۔ پہلی صدی میں پائے جانے والے پھول "پوطن" کے آثار سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں جس شخص کو صلیب پر چڑھایا جاتا تھا اسے موت کے بعد عبا میں لپیٹ دیا جاتا تھا۔ گو حضرت عیسیٰؑ کو عبا میں لپیٹا گیا۔

عبا کی تاریخ کے بارے میں جدید تحقیق کی بنیاد اس لنن کپڑے کی وہ تصاویر ہیں جو ۱۹۶۹ء میں مرکری روشنیوں سے، جن سے زیریں منفشی شعاعیں نکلتی ہیں، اتاری گئیں۔ ان تصاویر کو ۱۹۷۵ء اور ۱۹۷۶ء میں امریکہ میں بڑا کیا گیا۔ ناسا کی جانب سے ان تصاویر کی نمائش روم کے نشیبی علاقے میں ایک گرجا گھر میں ہو رہی ہے۔"

(روزنامہ مساوات لاہور ۱۴ رمئی ۱۹۷۷ء صد ۳)

عظیم الشّان سفارش اور ماہنامہ الفرقان

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ماہنامہ الفرقان کے متعلق تحریر فرمایا کہ:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اِس قابل ہے کہ اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔۔۔ مخیّر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"

(الفضل ۸ رجولائی ۱۹۵۹ء)

ماہنامہ الفرقان کا سالانہ چندہ دس روپے ہے۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

وَسِّعْ مَکَانَکَ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کی رہائش کے لئے بیرکس کی تعمیر کا سلسلہ گذشتہ سال شروع کیا گیا تھا اور ان کی تعمیر کے اخراجات کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے ذمہ رقوم لگائی گئی تھیں:۔

لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، گجرات، جہلم، کیمبلپور، ملتان، ساہیوال، ڈیرہ غازی خان، لائلپور، جھنگ، ہزارہ، سکھر، جیکب آباد، لاڑکانہ، خیرپور، نواب شاہ، حیدرآباد، دادو، بدین، سانگھڑ، تھرپارکر۔

اِن اضلاع میں سے لائلپور، گجرات اور کیمبلپور کی جماعتوں نے تو تعمیر بیرکس کے چندہ کی وصولی کی طرف توجہ دی ہے لیکن بقیہ اضلاع نے اِس طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے بیرکس کی تعمیر میں تاخیر ہو رہی ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کے لئے جاری کردہ اِس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں اور حتّی الوسع جلد نقد ادائیگی فرمائیں تا جلسہ سالانہ سے قبل بیرکس تیار ہو جائیں۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت تعمیر بیرکس کھاتہ $\frac{6855}{27-276}$ میں جمع کروانے کے لئے بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع افسر جلسہ سالانہ ربوہ کو بھجوائی جائے۔

(ناظر ضیافت)

اِعلانِ نکاح و تقریبِ شادی

الحمد للہ کہ میرے بڑے بیٹے سیّد منصور محمود بخاری مقیم لندن (انگلستان) کے نکاح کا سیّدہ نیلوفر صاحبہ دختر مکرم سید مظہر خلیل صاحب مقیم نیویارک امریکہ کے ساتھ ۲ر اپریل ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ مبلّغِ اسلام مقیم نیویارک نے بعوض بیس ہزار روپیہ حق مہر اعلان کیا اور دعا کرائی۔ اسی شام عزیزہ نیلوفر سلمہا کی تقریب رخصتانہ بخیرو خوبی سر انجام پائی۔

دولہا حضرت سیّد غلام حسین شاہ صاحبؓ صحابی (سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سول وٹرزی ڈیپارٹمنٹ پنجاب و انیمل ہزبینڈری آفیسر بھوپال سابق سکنہ بھیرہ) کا پوتا اور حضرت سید دلاور شاہ صاحبؓ صحابی لاہور سابق ایڈیٹر اخبار مُسلم آؤٹ لُک لاہور کا نواسہ ہے۔ اور دُلہن محترم سید محمد شاہ صاحب معین الدین پور کی پوتی اور محترم صغیر احمد صاحب صدیقی ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل پاکستان سابق سکنہ یوپی کی نواسی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے موجبِ خیر و برکت بنائے، آمین

(خاکسار میجر (ریٹائرڈ) سید محمود احمد شاہ، ۹۹/۴ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵)

درخواستِ دُعا

جرمنی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میرے لڑکے عزیزم فلاح الدین خان کا ہسپتال میں گردے کا اپریشن ہوا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

میری لڑکی اپنڈکس کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہے اس کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار شمس الدین صراف بازار کاٹھیاں سیالکوٹ شہر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔